سنه ۱۳۰۹

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

بحمد الله والمنة که درین زمان میمنت اقتران
اوراق سعادت توامان این کارنامهٔ نادر وقائع غریبه یعنی

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بلغہ ما لیق و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

CHECKED

قیمت فی جلد ... جلد ۱۰۰۰ ۱۰۱

کے ساتھ انکی زادراہ اپنے خزانۂ غیب سے مہیا فرماکے اپنے انعام عام کے ساتھ اِنکو منزلِ مقصود تک پہونچائے
یہ دعا کرنیکے بعد منزلِ اول باغ سے کوچ کرکے آپ دلمئو کو روانہ ہوئے - موسم برسات کا تھا ہر نالا و تالاب اور
سڑک پانی سے پُر تھی جب دلمئو بقدر دو میل کے رہگیا تو ایک باغ مین بر سر راہ آپ آرام کرنیکو ٹھیر گئے تھوڑی
دیر وہان پہونچے ہوئے گذری تھی تو دیکھا کہ دو سوار تیز رفتار مع چالیس۴۰ پچاس۵۰ پیادہ آدمیون کے دلمئو کی طرف
چلے آتے ہین تھوڑی دیر مین وہ لوگ وہان پہونچکر حضرت کی خدمت بابرکت مین جا حاضر ہوئے اور بعد مصافحہ
اور معانقہ کے اُسی سبز گھاس پر جہان حضرت رونق افروز تھے حضرت کے سامنے بیٹھ گئے اول اُنہون نے
بیعت کی پھر ایک نے اُنمین سے عرض کیا کہ ہم دونو حقیقی بھائی ہین مَین بڑا بھائی اور یہ چھوٹا بھائی ہے مینے جس
روز سے خبر تشریف آوری حضور کی مع قافلہ حجاج سُنی تھی اُسی روز سے ارادہ دعوت سارے قافلہ کا کر رکھا تھا
سو آج جب مین کھانا پکانے کی تیاری کرنے لگا تو اس میرے چھوٹے بھائی نے جو آپکے حضور مین حاضر ہے
تیاری دعوت سے مجھکو منع کیا اور کہا کہ آج مین دعوت کرونگا کل تم دعوت کرنا سو جب میرا اور اسکا جھگڑا
اول دعوت پر ہوا تو شہر کے لوگون نے ہم دونو کو حضور کی خدمت مین بھیجدیا ہے اب آپ جسکو حکم دین وہ آج
اول دعوت کرے سید صاحب نے دونو بھائیون کو آپسمین رضامند کرکے اُسی بڑے بھائی کے گھر پہلے دعوت
کا حکم دیا وہ دونو بھائی خوشی خوشی واپس چلے گئے - جب کچھ شدت گرمی کی کم ہوئی تو حضرت بھی مع قافلہ
اُس باغ سے روانہ ہوکر بوقت شام داخل قصبۂ دلمئو ہوئے اُس رات کو ہزار ہا مرد عورت بیعت سے مشرف
ہوئے آپ ایک ہفتہ تک اس قصبہ مین مہمان رہے نوین روز پانسو روپیہ پر کشتیان کرایہ کرکے اور سو روپیہ
بطور بیعانہ ملاحون کو دیکر وہانسے آگے کو روانہ ہوئے اور جسقدر روپیہ کی ضرورت تھی سب اسی قصبۂ دلمئو
سے بلا طلب جمع ہوگیا + **جسوقت** کشتیون پر اسباب لادا جاتا تھا اُسوقت آپکو معلوم ہوا فلانی کشتی جسمین
سارے قافلہ کا اسباب لادا گیا ہے دریا مین غرق ہوجاویگی اُسوقت آپکے واسطے ایک دوسری کشتی سواری
کے لئے تجویز ہوئی تھی آپنے شان الٰہی معلوم کرکے اُس اسباب والی کشتی کا اسباب نکلواکر اُسمین آپ سوار ہوگئے
اور اپنی سواری والی کشتی مین اسباب لدوا دیا کہ اگر یہ کشتی ڈوبیگی تو غربا و نکا اسباب تو ضائع نہوگا مجھکو لیکر
ڈوبے تو ڈوبے اِسکی مجھکو کچھ پروا نہین ہے جب اُس ڈوبنے والی کشتی مین آپ سوار ہوگئے تو پھر آپکو غیب
سے بشارت ہوئی کہ اب یہ کشتی ڈوبائی نجائیگی تب آپنے شکر الٰہی ادا کیا اور آگے کو روانہ ہوگئے +

ابھی آپ کشتی پر سوار نہوئے تھے کہ شیخ **مظہر علی** صاحب ساکن دھمدمہ جو بمقام دلمئو آپکے استقبال کو
آئے ہوئے تھے مُظہر ہوئے کہ آوازہ تشریف آوری حضور کا سنکر عرصہ سے سامان دعوت تیار ہے اور دھمدمہ
میرا مکان یہانسے قریب پانچ کوس کے برلب دریائے **گنگ** واقع ہے اگر حضور میری دعوت کو قبول فرماکر

وہانتک قدم رنجہ فرمائین توعین بندہ نوازی ہے حضرت نے قبول فرمالیا اور شیخ مظہر علی صاحب اُسیوقت گھوڑے
پر سوار ہوکر براہ خشکی اپنے مکان کو تشریف لیگئے اور حضرت مع قافلہ بسواری کشتی محاذی دمدمہ کے پہونچ گئے
قریب پہر رات گئے شیخ مظہر علی صاحب مع طعام سارے قافلہ کے حاضر ہوے کھانا اس کثرت سے تھا
کہ سارا قافلہ سیر ہوکر ناشتہ کے واسطے بھی بچ رہا صبح کو قریب تین سو آدمیون کے بیعت سے مشرف ہوئے
پھر لنگر وہانسے اُٹھایا گیا جب کشتی محاذی موضع ڈگڈگی کے پہونچی تو شیخ محمد پناہ مع اپنے فرزند شیخ محمد کفاہ
کے کنارۂ دریائے گنگا پر کھڑے ہوے باواز بلند کشتیون کو اپنی طرف بلاتے تھے حسب ایماء سید القافلہ
کشتیان کنارہ پر پہونچین تو اُسوقت وہ دونو صاحب کشتیون مین چڑھ آئے اور حضرت سے مصافحہ معانقہ
کرکے عرض کیا کہ مدت سے خبر تشریف آوری حضور کی سنکر اسباب مہمانی کا تیار کر رکھا ہے اور دور دور سے
بہت سے آدمی آکر بامید حصول بیعت ہمارے مکان ڈگڈگی مین جمع ہین اگر دو تین روز یہان قیام فرمائین
توعین بندہ نوازی ہے تب حضرت نے قیام کرنیکا حکم دیا سب اہل قافلہ کشتیون سے اُتر پڑے شام کو
بہت آدمی آپکی بیعت سے مشرف ہوے اُس بستی مین بہت سے چبوترے امام حسین کے نام سے بنے ہوے
تھے حضرت نے معلوم کرکے اُنکے گرا دینے کا حکم دیا اُن لوگون نے اُسی شب تاریک مین پھاوڑہ اور بیلچے
اپنے گھرون سے لاکر فوراً اُن نشانات شرک کو گراکر زمین کے ہموار کردیا - اور بہت سے علم اور شدے اور پنجے
وغیرہ اُنکے گھرون مین موجود تھے سب کو توڑ پھوڑ کر اُنکی چاندی بقدر دو سو روپیہ کے تھی حضرت کے حوالہ کرکے
کہا کہ پہلے یہ مال نذر شیطان کا تھا اب آپکے ذریعہ سے اصلی طور پر روح پر فتوح حضرت امام حسین کو پہونچا -
دوسرے دن قریب شام کے اُس گانو سے رخصت ہوکر کشتیون پر پہونچے اُسوقت حضرت نے کھانا پکوانے
کا حکم دیا لوگون نے عرض کیا کہ یہان سے کنارہ آدھ کوس ہے اور ابر محیط ہو رہا ہے راہ مین کیچڑ پانی بقدر
ہے کہ راہ چلنا محال ہے اسوقت کھانا پکانے کا بندوبست نہین ہوسکتا - اُس رات سارے قافلے مین مع
عورتون اور بچون کے فاقہ کا سامان تھا - ہر ایک خاموش اور شاکر و صابر تھا جب نماز عشا کی ہوچکی اُسوقت
دیدبانون نے عرض کیا کہ فاصلۂ دور و دراز سے دو تین مشعلین اس طرف کو آتی ہوئی نظر آتی ہین آتے آتے
جب وہ مشعلین کنارہ کے نزدیک پہونچین تو دیکھا کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار اور بہت سا کھانا قسم قسم کا بہنگیون
مین رکھوائے ہوے چلا آتا ہے - اُسنے کشتی کے نزدیک آکر پوچھا کہ پادری صاحب کہان ہین - جب حضرت نے
کشتی مین سے جواب دیا تو وہ گھوڑے سے اُترکر اور اپنی ٹوپی سر سے اُتار کر بہت ادب سے حضرت کے سامنے کشتی مین آیا
اور بعد سلام و مزاج پرسی کے عرض کیا کہ تین روز سے مینے نوکر واسطے لانے خبر تشریف آوری حضور اسطرف تعینات
کر رکھے تھے آج انہون نے مجھکو خبر دی - سو یہ ماحضر واسطے حضور اور کل قافلے کے تیار کرکے لایا ہون

براہ بندہ نوازی اسکو قبول فرمائین۔ حضرت نے اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ فوراً وہ کھانا اپنے برتنون مین لیکر
قافلے مین تقسیم کردو۔ قریب دو گھڑی تک وہ انگریز حضور مین حاضر رہا اور پھر رخصت لیکر مع اپنے آدمیون
کے واپس چلا گیا۔ وہ انگریز ایک نیل کا سوداگر تھا اُسی کنارہ کے قریب اُسکا نیل کا کارخانہ تھا اس تقریب
سے وہان وہ سکونت رکھتا تھا۔ اور دراصل اس قافلہ کو اللہ نے اس رات بھوکا رہنے نہ دیا
اور اپنی قدرت کے ظاہر کرنیکو ایک نصرانی غیر ملک کے آدمی کے ہان سے کھانا پہونچوا دیا۔ وہان سے چلکر
رام چورہ کے گھاٹ پر لنگر ڈالا گیا اُس گھاٹ پر شیخ حسن علی جو ایک مریدان خاص حضرت سے تھے پہلے
سے منتظر کھڑے تھے اُنہون نے تین روز تک سارے قافلے کی دعوت کر کے چوتھے روز آپ بھی مع اہل و عیال
خود بارادۂ حج بیت اللہ شمول قافلہ ہو گئے اُسدن ایک زمیندار موضع دھینی کا سارے قافلہ کی دعوت کا
سامان لایا پانچوین روز وہان سے لنگر اُٹھا کر بر رواگھاٹ پر شہر الہ آباد مین لنگر ڈالا گیا اور سارا قافلہ مع زن و
بچہ حسب تجویز شیخ غلام علی صاحب کے راجہ اودت نرائن کی بارہ دری مین جو بر لب دریا تھی فروکش ہوا؛

الہ آباد مین شیخ غلام علی صاحب کی دعوت کا بیان

الہ آباد مین پندرہ روز تک شیخ غلام علی صاحب نے سارے قافلہ کی دعوت کی شیخ صاحب اکہزار روپیہ روزانہ دعوت
قافلہ پر خرچ کر کے عمدہ عمدہ کھانے پکوا کر کھلاتے تھے اور کھانا بھی اس کثرت سے آتا تھا کہ صدہا مساکین الہ آباد
کے پندرہ روز تک قافلہ کے ساتھ ہی کھاتے رہے۔ الہ آباد تک پہونچنے مین تعداد مردمان قافلہ کی سات سَو
ہو گئی تھی۔ شیخ غلام علی صاحب نے تیرہ عدد خیمے اور ہر ایک حاجی کے واسطے ایک ایک جوڑہ پارچہ احرام اور
ہر ایک اہل قافلہ کے واسطے ایک ایک روپیہ نقد اور حضرت کے قرابت دارون کے واسطے دس دس روپیے
نقد اور خود حضرت کے واسطے چار ہزار پانسو روپے نقد نذر کئے۔ یہان الہ آباد مین بھی ہزارہا خلقت آپکی بیعت
سے مشرف ہوئی۔ شاہ اجمل صاحب کے تکیہ والے مشہور مشائخون مین سے بہت لوگ آپکے مرید ہوے۔
دو تین ہفتے کے بعد الہ آباد سے رخصت ہو کر مرزاپور مین لنگر ڈالا گیا وہان شیخ عبد اللطیف صاحب سوداگر نے
ایک ہفتہ تک سارے قافلہ کی مہمانی بڑی دھوم دھام سے کی چار ہزار روپیے نقد حضرت کو نذر کئے اور خود بھی
بارادۂ حج شریک قافلہ ہو گئے۔ یہان بھی ہزارہا خلقت آپکی بیعت سے مشرف ہوئی بعد ایک ہفتہ کے مرزا
پور سے روانہ ہو کر دو تین روز چنار گڈھ مین قیام رہا اور وہان سے چلکر داخل شہر بنارس ہوے۔ چونکہ اس شہر مین
آپکے مرید اور مخلص کثرت سے موجود تھے اور بوجہ شدت بارش کے موسم بھی قابل سفر دریا کے نتھا اسواسطے ایک ماہ
تک بنارس مین قیام کیا گیا دو نو وقت سارے قافلہ کی دعوتین ہوتی تھین حیات النساء بیگم اور شاہزادگان
خاندان تیموریہ جو پہلے سے آپکے مریدون مین تھے بڑی تواضع سے پیش آئے نماز عید الضحیٰ بھی اس شہر مین ہوئی
اور گوشت قربانی اس کثرت سے جمع ہوا تھا کہ سوا مردمان قافلہ کے صدہا باشندگان بنارس اُسی گوشت کو